بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۰/۲۵ | ۲۳ ربیع الاول ۱۳۹۱ھ، ۱۹ ہجرت ۱۳۵۰ ہش، ۱۹ مئی ۱۹۷۱ء | نمبر ۱۱۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ پر حقیقی ایمان سے ہی انسان دُنیا کی مشکلات سے نجات پاسکتا ہے

مگر اس کے لئے ضروری ہے کہ انسان دُعائیں مانگنے سے کبھی نہ تھکے

"دُنیا کی لذّت خارش کی طرح ہے۔ ابتداءً لذّت آتی ہے پھر جب کھجلاتا رہتا ہے تو زخم ہو کر اُس میں سے خُون نکل آتا ہے یہاں تک کہ اُس میں پیپ پڑ جاتی ہے اور وہ ناسُور کی طرح بن جاتا ہے اور اس میں درد بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ حقیقت یہی ہے کہ یہ گھر بہت ہی ناپائیدار اور بے حقیقت ہے۔ مجھے کئی بار خیال آیا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کسی مُردے کو اختیار دیدے کہ وہ پھر دُنیا میں چلا جاوے تو وہ یقیناً توبہ کر اُٹھے کہ میں اس دُنیا سے باز آیا۔ خدا تعالیٰ پر سچا ایمان ہو تو انسان ان مشکلاتِ دُنیا سے نجات پا سکتا ہے کیونکہ وہ دردمندوں کی دُعاؤں کو سُن لیتا ہے مگر اس کے لئے یہ شرط ہے کہ دُعائیں مانگنے سے انسان تھکے نہیں تو کامیاب ہوگا۔ اگر تھک جائے گا تو نِری ناکامی نہیں بلکہ ساتھ بے ایمانی بھی ہے کیونکہ وہ خدا تعالےٰ سے بدظن ہو کر سلبِ ایمان کر بیٹھے گا۔ مثلاً ایک شخص کو اگر کہا جاوے کہ تُو اس زمین کو کھود۔ خزانہ نکلے گا مگر وہ دو چار پانچ ہاتھ کھودنے کے بعد اُسے چھوڑ دے اور دیکھے کہ خزانہ نہیں نکلا تو وہ اس نامرادی اور ناکامی پر ہی نہ رہے گا بلکہ بتانے والے کو بھی گالیاں دے گا۔ حالانکہ یہ اس کی اپنی کمزوری اور غلطی ہے جو اُس نے پُورے طور پر نہیں کھودا۔ اسی طرح جب انسان دُعا کرتا ہے اور تھک جاتا ہے تو اپنی نامرادی کو اپنی سُستی اور غفلت پر تو حمل نہیں کرتا۔ بلکہ خدا تعالیٰ پر بدظنّی کرتا ہے اور آخر بے ایمان ہو جاتا ہے اور آخر دہریہ ہو کر مرتا ہے۔

خدا تعالیٰ کی راہ میں جب تک انسان بہت سی مشکلات اور امتحانات میں پُورا نہ اُترے وہ کامیابی کا سرٹیفکیٹ حاصل نہیں کر سکتا۔ اسی لئے فرمایا ہے۔ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْۤا اَنْ یَّقُوْلُوْۤا اٰمَنَّا وَھُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ۔ کیا لوگ گمان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ محض اتنی ہی بات پر راضی ہو جاوے کہ وہ کہہ دیں کہ ہم ایمان لائے اور وہ آزمائے نہ جاویں۔"

(ملفوظات جلد نہم صـ ۲۳-۲۴)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۸ ہجرت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مورخہ ۱۷ ہجرت کی رپورٹ میں مکرم ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی تحریر فرماتے ہیں :۔

"آج حضور کو چکروں کی تکلیف میں کچھ افاقہ ہے لیکن ابھی پوری طرح تکلیف دور نہیں ہوئی۔"

احباب حضور ایدہ اللہ کی شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۱۸ ہجرت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"کل شدید سردرد کی تکلیف رہی۔ اس وقت سردرد سے تو آرام ہے لیکن نزلہ اور گلے میں درد کی شکایت ہے۔" احباب دُعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو پوری طرح صحت عطا فرمائے اور تادیر سلامت رکھے آمین۔

گوجرانوالہ سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مکرم حکیم نظام جان صاحب پر ۱۲ ہجرت کو فالج کا حملہ ہوا ہے۔ احباب دُعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کامل صحت عطا فرمائے آمین۔

---

۱۹ ہجرت بروز بدھ جامعہ احمدیہ ربوہ کے ہال میں بارہ بجکر پچیس منٹ پر مکرم مولوی محمد جلالی صاحب شمس "اسوۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم لمبشّر" کے موضوع پر عربی میں تقریر کریں گے۔ مقامی احباب سے شمولیت کی درخواست ہے۔

(الامین مجلس علمی
جامعہ احمدیہ ربوہ)

مجالس انصار اللہ کا ہفتہ تربیت

جملہ مجالس انصار اللہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال اصلاح معاشرہ کے سلسلہ میں جون/ماہ احسان کا آخری ہفتہ مورخہ ۲۵ جون سے شروع ہو کر ۳۰ جون تک کے ایام میں منایا جائے گا۔

اس ہفتہ تربیت میں مقررہ مضامین پر مختصر تقاریر کا انتظام جملہ مجالس انصار اللہ اپنے اپنے مقام میں کریں اور جماعت کے جملہ افراد کو اس میں شمولیت کی خصوصی دعوت دی جائے تا سب افراد جماعت ان امور سے پوری آگاہی حاصل کر کے اپنی زندگیوں کو ان امور کے مطابق بہتر سے بہتر بنانے اور سنوارنے کی کوشش کر سکیں۔

مندرجہ ذیل مضامین ہفتہ تربیت کے لئے مقرر کئے گئے ہیں۔

(۱) معاملات کی صفائی (۲) غریب پروری
(۳) سادگی (۴) اطاعت
(۵) ظاہری صفائی و طہارت

قیادت تربیت جلد ہی مختصر نوٹس ان مضامین کے طبع کروا کر مقامی مجالس کو بھجوانے کا انتظام کر رہی ہے۔

(قائد تربیت مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۹ ہجرت ۱۳۵۸ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حزب اللہ میں داخل ہونے کی اہمیت

اللہ تعالیٰ جب بھی اپنے کسی مامور کو دُنیا میں مبعوث فرماتا ہے تو اس کے ماننے اور پیروی اختیار کرنے والوں پر دہری ذمہ داری عائد ہوتی ہے ، ایک خود اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کر کے اپنے آپ کو شیطان کے حملوں سے بچانا ، دوسرے ان لوگوں کو بھی جو ابھی ایمان نہیں لائے قبولِ حق کی سعادت سے بہرہ ور کرنا اور انہیں بھی شیطان کے حملوں سے محفوظ بنانا۔ اس دہری اور نہایت عظیم ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے کے لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ہر مومن کو اس امر کی طرف متوجہ کیا ہے کہ وہ حزب اللہ میں داخل ہو جائے۔ حزب اللہ سے کیا مراد ہے ؟ اس کے لئے پہلے ہر مومن پر عائد ہونے والی ان دونوں ذمہ داریوں کی نوعیت کو سمجھنا ضروری ہے۔

جہاں تک پہلی ذمہ داری یعنی خود اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کر کے اپنے آپ کو شیطان کے حملوں سے بچانے کا تعلق ہے ہر وہ شخص جو مامور من اللہ کی آواز پر لبیک کہتا ہے وہ سلسلہ بیعت میں داخل ہونے کے ساتھ ہی طفیلی طور پر اللہ تعالیٰ کی نصرت کو جذب کرنا شروع کر دیتا ہے اور توجہ اور کوشش کے نتیجہ میں اس کے اندر پاک تبدیلی پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ بایں ہمہ وہ اپنی اس ابتدائی حالت میں شیطان کے حملوں سے پوری طرح محفوظ نہیں ہوتا۔ اس امر کا ہر آن خطرہ ہوتا ہے کہ کہیں شیطان اسے ورغلا کر پھر گمراہ نہ کر دے۔ شیطان کے حملوں سے خود محفوظ ہونے کے بعد دوسری اہم ذمہ داری یعنی دوسروں تک پیغام حق پہنچانے اور ان کی زندگیوں میں بھی انقلاب برپا کرنے کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ ایک مومن عمومی نوعیت کی طفیلی نصرت پر ہی اکتفا نہ کرے بلکہ مامور من اللہ اور خلیفہ وقت کی کامل پیروی اور اتباع کے ذریعہ تعلق باللہ میں اس حد تک ترقی کرے کہ طفیلی نصرت کے ساتھ ساتھ ذاتی نصرت بھی اسے حاصل ہو جائے۔ پیغام حق کی اشاعت کا مؤثر اور نتیجہ خیز ہونا اس امر پر موقوف ہوتا ہے کہ ایک مومن نہ صرف یہ کہ طفیلی طور پر ہی نصرت الٰہی کا مورد ہو بلکہ اس کے ساتھ ساتھ لازمی نتیجہ کے رنگ میں ذاتی اور فردی طور پر بھی وہ نصرت الٰہی کا مورد بنے۔ جب ایک مومن کو طفیلی نصرت کے ساتھ ساتھ ذاتی اور فردی طور پر بھی اللہ تعالیٰ کی نصرت حاصل ہو جاتی ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے بھی ایک جذب اور کشش عطا کی جاتی ہے جس کے زیر اثر تسخیر قلوب کی اہلیت اس میں اجاگر ہو کر اس کے اپنے وجود کو بھی حسب استعداد ایک خدانما وجود بنا دیتی ہے۔ یہ جذب اور کشش اور تسخیر قلوب کی یہ اہلیت یوں تو مامور من اللہ یا اس کے خلیفہ کی کامل پیروی اور اتباع کے نتیجہ میں اسے طفیلی طور پر ہی میسر آتی ہے۔ لیکن اس کی وجہ سے اس کا اپنا وجود ایک رنگ میں تائید و نصرتِ الٰہی کو ذاتی اور فردی طور پر جذب کرنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ اسے بھی اپنا دوست بنا لیتا ہے اور اس کی وفاداری کی قدر کرتے ہوئے اس کے ساتھ اپنی وفاداری کا غیر معمولی ثبوت دیتا ہے۔ طفیلی نصرت کے ساتھ ساتھ ذاتی طور پر نصرت الٰہی کو جذب کرنے والے کامل الایمان لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ایک خاص اصطلاح استعمال فرمائی ہے اور وہ ہے حزب اللہ کی اصطلاح۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی سورۃ المجادلہ (آیت ۲۳) اور سورۃ المائدہ (آیات ۵۵ تا ۵۷) میں اُن کامل الایمان مومنوں کی صفات بیان فرمائی ہیں جو صحیح معنوں میں حزب اللہ میں داخل اور ذاتی طور پر بھی نصرت الٰہی کو جذب کرنے کے اہل ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ جو مومن ترقی کر کے حزب اللہ میں داخل ہو جاتے ہیں ان کے دلوں پر ایمان اس طرح نقش ہو چکا ہوتا ہے کہ شیطان کا کوئی وار بھی ان پر کارگر نہیں ہو سکتا۔ وہ اللہ اور اُس کے رسول یا خلیفۂ وقت کے سوا اور کسی کو اپنا مددگار نہیں بناتے۔ ان کی تمام تر وفاداری اللہ اور اس کے رسول اور خلیفۂ وقت کے ساتھ ہوتی ہے اور جو بھی شیطان کے اکسانے پر اس وفاداری کی راہ میں حائل ہو خواہ وہ باپ ہو یا بیٹا یا بھائی یا اور کوئی رشتہ دار وہ اُن کی ذرہ بھر بھی پرواہ نہیں کرتے وہ ہر عزیز سے عزیز شئے کو قربان کر دیتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول اور خلیفۂ وقت کے ساتھ اپنی وفاداری پر آنچ نہیں آنے دیتے، وہ عسر و یسر ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی خاطر ہر دُکھ اور تکلیف کو بطیب خاطر برداشت کرتے اور ہر ابتلاء میں ثابت قدم رہتے ہیں۔ پھر وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں انتہائی جہاد کرنے والے ہوتے ہیں اور کسی کی ملامت کی کوئی پرواہ نہیں کرتے۔ ان کا ایک ہی مدعا اور مقصد ہوتا ہے کہ ان کا ربّ اُن سے راضی ہو جائے۔ اور ہمیشہ راضی رہے اور اس کے فضلِ خاص کے نتیجہ میں حق دُنیا میں غالب آتا چلا جائے۔ اُن کی ان صفات سے خوش ہو کر اللہ تعالیٰ انہیں طفیلی نصرت کے علاوہ ذاتی طور پر بھی اپنی نصرت کا مورد بناتا ہے اور وہ اس طرح کہ وہ اَيَّدَهُمْ بِرُوحٍ مِّنْهُ (سورۃ المجادلہ آیت ۲۳) کے مطابق اپنی طرف سے کلام بھیج کر ان کی مدد کرتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کامیابی اور غلبہ ان کے لئے مقدر کر دیا جاتا ہے جیسا کہ فرمایا أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (سورۃ المجادلہ آیت ۲۳) فَإِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْغَالِبُونَ (سورۃ المائدہ آیت ۵۷)

جماعت احمدیہ کے افراد ہونے کی حیثیت میں اللہ تعالیٰ نے ساری دنیا میں اسلام کو غالب کرنے کی ذمہ داری ہمارے کندھوں پر ڈالی ہے۔ یہ انتہائی اہم اور عظیم ذمہ داری اسی صورت میں ادا ہو سکتی ہے کہ ہم میں سے ہر شخص حزب اللہ میں داخل ہو جائے۔ یعنی ہر احمدی اللہ تعالیٰ کے ساتھ کامل وفاداری کا اپنے عمل سے ثبوت دیتے ہوئے اور اُس کی رضا کو ہر حال میں مقدم رکھتے ہوئے اس کی راہ میں اِس تعہد اور عزم و ہمت کے ساتھ مجاہدہ کرے اور اس جذبہ و جوش کے ساتھ اُس کے حضور میں جانی و مالی قربانیاں پیش کرے کہ وہ طفیلی نصرت کے ساتھ ساتھ فردی اور ذاتی طور پر بھی نصرت الٰہی کا مورد بن سکے۔ اِس کے بغیر ہم اسلام کو دنیا بھر میں غالب کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ کامیاب وہی ہوں گے جو اپنے آپ کو حزب اللہ میں داخل کر لیں گے۔ اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حزب اللہ میں شامل ہونے کی پُر زور تلقین فرمائی ہے۔ حضور علیہ السلام نے ساتھ ہی ایک گُر بھی بتایا ہے جس پر عمل پیرا ہو کر ہم میں سے ہر شخص حزب اللہ میں بآسانی داخل ہو سکتا ہے وہ گُر یہ ہے کہ ہم میں سے ہر شخص اِس بات کا پکا اور پختہ عہد کر لے کہ وہ دین کو بہر حال دُنیا پر مقدم رکھے گا۔ اور عملی زندگی میں کسی مرحلہ پر بھی اپنے اس عہد سے منحرف نہیں ہو گا چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"دیکھو دو قسم کے لوگ ہوتے ہیں ایک تو وہ جو اسلام قبول کر کے دُنیا کے کاروبار اور تجارتوں میں مصروف ہو جاتے ہیں اور شیطان ان کے سر پر سوار ہو جاتا ہے۔ میرا یہ مطلب نہیں کہ تجارت کرنی منع ہے۔ نہیں۔ صحابہؓ تجارتیں بھی کرتے تھے مگر وہ دین کو دُنیا پر مقدم رکھتے تھے۔ انہوں نے اسلام قبول کیا تو اسلام کے متعلق سچا علم جو یقین سے ان کے دلوں کو لبریز کر دے انہوں نے حاصل کیا یہی وجہ تھی کہ وہ کسی میدان میں شیطان کے حملہ سے نہیں ڈگمگائے۔ کوئی امر ان کو سچائی کے اظہار سے نہیں روک سکا۔

میرا مطلب اس سے صرف یہ ہے کہ جو لوگ دنیا ہی کے بندے اور غلام ہو جاتے ہیں گویا دُنیا کے پرستار ہو جاتے ہیں ایسے لوگوں پر شیطان اپنا غلبہ اور تسلط پا لیتا ہے۔ دوسرے وہ لوگ ہوتے ہیں جو دین کی ترقی کی فکر میں لگ جاتے ہیں۔ یہ وہ گروہ ہوتا ہے جو حزب اللہ کہلاتا ہے اور جو شیطان اور اس کے لشکر پر فتح پاتا ہے۔" (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۹۳، ۱۹۴)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم میں سے ہر بھائی کو دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے عہد کو پوری تندہی سے نبھانے اور اسی طرح حزب اللہ میں داخل ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور پھر ہمارے ذریعہ خود ہی اسلام کو دُنیا بھر میں غالب کر کے ہمیں اپنے عظیم الشان مقصد کے حصول میں کامیابی بخشے۔ آمین۔

تہجد کی گھڑی آباد رکھنا
خدا کے ذکر سے دل شاد رکھنا

ہو جب تاثیر پیدا آخرِ شب
دعاؤں میں مجھے بھی یاد رکھنا

تنویر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں کی برکت سے

اللہ تعالیٰ کی بشارت کے ماتحت مخلصین جماعت کے اخلاص و وفا کا ایمان افروز منظر

(محترم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم اے ناظر بیت المال (آمد))

دنیا دولت کے نشے میں چُور خدا کو بھول چکی تھی کہ خدا تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا تا دلوں سے دنیوی مال و دولت کی محبت سرد ہو۔ دنیا اپنے حقیقی رب کو پہنچانے اور اس کی محبت میں سرشار ہو کر اس کے حصول کے لئے اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار ہو جائے۔ حضور علیہ السلام اکیلے تھے۔ جب حضورؑ نے خدا کی آواز بلند کی اور دنیا کو بتایا کہ خدا ایک خزانہ ہے اسے حاصل کرنے کے لئے اپنا سب کچھ اس کی راہ میں قربان کر دو۔ اور اسے اپنی سعادت سمجھو۔ دیکھتے ہی دیکھتے صدق بھری سعید روحیں حضور علیہ السلام کے گرد جمع ہونا شروع ہو گئیں خدا کی محبت ان کے دلوں میں گھر کر گئی۔ اور خدا کے قرب کو حاصل کرنے کے لئے وہ دیوانہ وار آگے بڑھتے اپنا سب کچھ اس راہ میں قربان کرتے ہوئے اور اخلاص و وفا کا ایک عجیب منظر دنیا کے سامنے پیش کرتے ہوئے۔ یوں کہ خدا کی محبت کی بدولت دنیا کی محبت ان کے دلوں میں سرد پڑ چکی تھی۔ دنیا جسے مال سے اس قدر محبت تھی کہ خدا کی خاطر ایک پیسہ تک خرچ کرنا پسند نہ کرتی تھی یہ دیکھ کر حیران تھی کہ خدا کے یہ دیوانے اس کے عشق میں کچھ ایسے سرشار ہیں کہ دنیا اور دنیا کے مال و متاع کی حقیقت ان کے نزدیک کچھ بھی نہیں۔ وہ خدا کی محبت کو حاصل کرنے کیلئے اپنا سب کچھ فدا کرنے کے لئے بیتاب تھے ان کے اسی جذبہ کو دیکھ کر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"خدا تعالیٰ کے فضل نے مجھے اکیلا نہیں چھوڑا میرے ساتھ تعلقِ اخوت پکڑنے والے اور اس سلسلہ میں داخل ہونے والے جس کو خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے قائم کیا ہے محبت اور اخلاص کے رنگ سے ایک عجیب طرز پر رنگین ہیں نہ میں نے اپنی محنت سے بلکہ خدا تعالیٰ نے اپنے خاص احسان سے یہ صدق بھری روحیں مجھے عطا کی ہیں" (فتح اسلام صفحہ ۵)

یہ روحیں خدا کے فضل سے بڑھتی اور اکنافِ عالم میں پھیلتی چلی گئیں۔

صدر انجمن احمدیہ کے مالی سال ۱۳۴۹-۵۰ ہش / ۱۹۷۰-۷۱ء کے دوران ملک اقتصادی بحران سے دوچار رہا۔ کاروبار قریباً بند جس سے ملک کساد بازاری کا شکار رہا اس پہ ہوشربا گرانی مستزاد۔ صدر انجمن احمدیہ کا بجٹ خاصا زیادہ تھا چنانچہ وصولی میں نمایاں کمی کے آثار نظر آنے لگے ۲۲ نبوت/نومبر کو عاجز راقم نے صدر انجمن احمدیہ کے چندہ جات کی وصولی کی دھیمی رفتار کو دیکھ کر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کی درخواست کی اور عرض کی کہ ان دنوں عموماً روزانہ پچیس تیس ہزار آمد ہوتی تھی مگر اب کہ سینکڑوں تک محدود ہے۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنے قدرتوں والے خدا پر توکل کرتے ہوئے ارشاد فرمایا

"اللہ تعالیٰ فضل کرے گا"

یکم شہادت کو وصولی میں ۳,۲۸,۲۲۰ روپیہ کی کمی تھی جو کم ہو کر ۱۶ شہادت/اپریل کو ۴,۶۲,۰۲۷ رہ گئی۔ مالی سال کے ختم ہونے میں اب وقت بہت کم تھا۔ راقم الحروف بار بار اپنے آقا کے حضور دعا کے لئے عرض کرتا حضور ہر بار تسلی دیتے کہ گھبراؤ نہیں اللہ تعالیٰ فضل کرے گا۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔ جماعت کے اکثر عہدیدار اور مخلصین کی صدق بھری روحیں وقت کے اندر بجٹ پورا کرنے کے لئے دن رات ایک کر رہی تھیں اور روپیہ خدا کے فضل سے بارش کی طرح آ رہا تھا پھر بھی ۲ ہجرت/مئی کو ۹۰۱,۲۲۳ کی کمی تھی۔ راقم الحروف نے حضور کی خدمت میں پھر دعا کی درخواست کی اور ساتھ شکر گزارش کی کہ فلاں جماعت سے رقم ابھی آئی ہے۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنے اس عاجز خادم کو تسلی دیتے ہوئے ارشاد فرمایا

"اور بھی بہت سی رقوم"

مخلصین کی صدق بھری روحوں کو اللہ تعالیٰ کے فرشتے لازمی چندہ جات کی ادائیگی کی متواتر تحریک کر رہے تھے جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا

"میں آسمان سے اترا ہوں ان پاک فرشتوں کے ساتھ جو میرے ساتھ دائیں بائیں تھے جن کو میرا خدا جو میرے ساتھ ہے میرے کام پورا کرنے کے لئے ہر ایک مستعد دل میں داخل کریگا" (فتح اسلام)

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کی برکت اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق اور اس کے فضل سے۔ مخلصین جماعت نے کساد بازاری کو نہ دیکھا۔ ہوشربا گرانی کو نہ دیکھا۔ ملک کے اقتصادی بحران کو نہ دیکھا اور اپنی مشکلات کو نہ دیکھا۔ اپنی اور اپنے بیوی بچوں کی ضروریات کو پس پشت ڈال دیا اور سلسلہ کی ضروریات کو ذاتی ضروریات پر مقدم کرتے ہوئے خدا کی رضا کے حصول کے لئے اور اس کی محبت کی خاطر اپنے اموال اپنے رب کے حضور پیش کر دئے۔ تا کہ دین کے کام رکنے نہ پائیں۔ انہی صدق بھری روحوں اور فدائی جاں نثاروں کے تعلق میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"یہ وہی لوگ ہیں جو زندگی کو جو اللہ تعالیٰ نے انکو دی ہے اللہ تعالیٰ ہی کی راہ میں وقف کر دیتے ہیں اور اپنی جان کو خدا کی راہ میں قربان کرنا اپنے مال کو اس کی راہ میں صرف کرنا اس کا فضل اور اپنی سعادت سمجھتے ہیں۔" (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۹)

اکثر و بیشتر جماعتوں کے مخلص اور فدائی عہدیداران نے وصولی کے لئے انتھک کوششیں آخری لمحہ تک جاری رکھیں یہاں تک کہ بے حد نامساعد حالات اور بے انتہا مشکلات کے باوجود ان کا بجٹ خدا کے فضل سے پورا ہو گیا اور مخلصین جماعت نے محض اس کی دی ہوئی توفیق سے جذبۂ ایثار کے تحت غیر معمولی قربانی پیش کرتے ہوئے اپنے اموال خدا کی راہ میں پیش کر دئے اور اسے اللہ تعالیٰ کا فضل اور اپنی سعادت اور خوش بختی یقین کیا۔ یہ امر اللہ تعالیٰ کی قدرت نمائی کے ایک عظیم معجزہ سے کم نہیں۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ دل خدا تعالیٰ کی حمد سے معمور ہے اور جبیں نیاز اس کے حضور سجدہ ریز۔ اللہ تعالیٰ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے بابرکت وجود کو ہمارے سروں پہ تا دیر سلامت رکھے اور حضور کو جملہ مقاصد میں کامیاب و کامران فرمائے بفضلہ محض اپنے فضل سے مخلصین کی قربانیوں کو قبولیت کے شرف سے نوازے انہیں اجر عظیم عطا فرمائے جملہ نیک مقاصد میں کامیاب کرے اور ان کا اور ان کے اہل و عیال کا ہمیشہ کفیل رہے۔ آمین

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجھ کو گا لینے دو پھر زمزمۂ دیرینہ

شق نہ ہو جائے کہیں جوشِ نوا سے سینہ
مجھ کو گا لینے دو پھر زمزمۂ دیرینہ

دِل کے فردوس میں پھر جاگی ہے فصلِ گل یا
عکسِ رخسارِ صحابہ سے ہے سُرخ آئینہ

آج ابلیس ہے ہر سمت سے حملہ آور
اس کے دل میں ہے بھرا روزِ ازل کا کینہ

ابنِ مریم کی طرح رفع الی اللہ کیلئے
ہے نفس ہائے مسیحائے زماں کا زینہ

خُطبۂ جمعہ کی لذّت کا تصور تنویرؔ
پُر فضا کتنا ہے، ماحول شبِ آدینہ

(تنویر)

اضلاع راولپنڈی جہلم اور کیمبل پور کے زعماء انصار اللہ کا اجلاس

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ و بعض قائدین کرام کی شرکت

سال رواں کے شروع میں محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ نے یہ پروگرام بنایا تھا کہ مختلف جگہوں پر عہدیداران انصار اللہ کے اجلاس منعقد کئے جائیں ان اجلاسوں میں مرکز کے نمائندگان بھی شریک ہوں اور سب اکٹھے بیٹھ کر کام کو بہتر رنگ میں چلانے کے لئے غور کریں۔ الحمد للہ کہ اس پروگرام کو عملی جامہ پہنایا جا رہا ہے۔

راولپنڈی میں مؤرخہ ۲۰ شہادت/اپریل بروز جمعہ تین اضلاع یعنی راولپنڈی جہلم اور کیمبل پور کی مجالس انصار اللہ کے عہدیداران کا اجلاس بوقت پانچ بجے شام برمکان شیخ عبدالوہاب صاحب زعیم اعلیٰ انصار اللہ راولپنڈی صدر محترم کی صدارت میں منعقد ہوا۔ تلاوت اور عہد دہرانے کے بعد صدر محترم نے اس اجلاس کی غرض وغایت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ عہدیداران مجالس انصار اللہ کے ایسے جلسوں کا انعقاد اس لئے کیا جا رہا ہے تا مجلس اور خلیفہ وقت کی طرف سے عاید ہونے والی ذمہ داریاں ایک دوسرے کو یاد دلا سکیں اور ان ذمہ داریوں کو بصورت احسن نبھا سکیں مگر یہ توفیق اسی وقت مل سکتی ہے جب ہم دعاؤں کی طرف پوری توجہ دیں اور دعائیں بھی وہ جو رقت اور درد سے پُر ہوں۔

اس کے بعد محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل قائد اصلاح وارشاد اور محترم شیخ مبارک احمد صاحب قائد تربیت نے مرکز کے منظور کردہ لائحہ عمل کی روشنی میں زعماء سے بعض امور دریافت کئے اور مناسب رنگ میں راہنمائی فرمائی۔ عہدیداران کو یہ موقع بھی دیا گیا کہ وہ کام کو بہتر رنگ میں چلانے کے لئے تجاویز پیش کریں۔ صدر محترم ہر تجویز پر غور کر کے اس کے مطابق ہدایات دیتے جاتے تھے۔

صدر محترم نے فرمایا کہ ذیلی تنظیموں کے قیام کا مقصد یہ ہے کہ زیادہ پھیلاؤ میں جو بعض امور نظر سے اوجھل ہو جائیں وہ ذیلی تنظیموں کے ذریعہ پایہ تکمیل کو پہنچیں۔ اس کے لئے ہم میں سے ہر ایک کو چاہیئے کہ وہ اپنے آپ کو ذمہ دار سمجھے آپ کے تعاون کے بغیر مرکز کما حقہ اپنے فرائض کو ادا نہیں کر سکتا اس لئے سب میں یکساں کام کی روح پیدا ہونی چاہیئے۔ تعاون درد، احساس اور اخوت کے ساتھ ہم سب کو دنیا کے بدلتے ہوئے حالات کے مطابق کام کرنا ہوگا۔ جب تک ہم اپنے آپ کو احسن رنگ میں ذمہ داری اٹھانے کے قابل نہیں بناتے اس وقت تک ترقی کی منزل نہیں آسکتی کیونکہ قرآن کریم ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ جب تک کوئی قوم اپنی حالت بدلنے کا ارادہ نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ اس کی حالت نہیں بدلتا۔

اس کے بعد صدر محترم نے انصار اللہ کے سہ ماہی امتحانات میں شرکت، جلد نئے انتخابات کروانے اور ماہنامہ انصار اللہ کی توسیع اشاعت کی طرف توجہ دلائی۔

یہ مجلس اس لحاظ سے بہت ہی اہمیت کی حامل ہے کہ صدر محترم کی موجودگی میں عہدیداران نے کھل کر باتیں کیں اس سے آپس میں نہ صرف تعارف حاصل ہوا بلکہ باہمی محبت اور اخوت میں اضافہ ہوا۔ کام میں جہاں جہاں کمی تھی وہاں ایک دوسرے کو متوجہ کیا گیا۔ اور اس طرح آئندہ بہتر رنگ میں کام کرنے کا جذبہ اور امنگ پیدا ہوئی۔

آخر میں صدر محترم نے تمام عہدیداران کو بنیادی باتوں کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی۔ ایک نماز باجماعت کی ادائیگی اور دوسرے صحیح اسلامی رنگ میں بچوں کی تربیت۔ نماز باجماعت کی ادائیگی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے صدر محترم نے فرمایا کہ ہم میں سے ہر ایک کو حتی الوسع مساجد میں جا کر نماز ادا کرنی چاہیئے۔ لیکن جو لوگ شرعی عذر کی بناء پر کسی وقت مساجد میں نہ جا سکیں تو وہ اپنے گھروں میں اپنے اہل وعیال کے ساتھ نماز باجماعت ادا کریں اس موقع پر صدر محترم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی "مسجد البیت" کا ذکر فرمایا اور حضور کے اپنے نمونہ کی وضاحت فرمائی۔ بچوں کی تربیت کے بارہ میں صدر محترم نے فرمایا کہ اس جہت میں انصار کو خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ قوموں کی بقا نئی نسلوں کی صحیح تربیت پر منحصر ہے قرون اولیٰ کے مسلمانوں کی تاریخ، احمدیت کی تاریخ اور موٹے موٹے اسلامی مسائل سے احمدی بچوں کو لازمی طور پر واقفیت ہونی چاہیئے کیونکہ علم کے بغیر محبت اور قرب پیدا ہی نہیں ہو سکتا۔ اس موقعہ پر اس اہم کام کو بہتر رنگ میں سرانجام دینے کے لئے شہری مجالس (جہاں کے فاصلے روک بنے ہوئے نہیں) کو توجہ دلائی کہ وہ اپنے اپنے ہاں Sunday School شروع کریں۔ صدر محترم نے بیرون ملک میں احمدی بچوں کی اس طرح تربیت کے طریق کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ ایک جگہ مقرر کر کے چھٹی والے دن حسب ضرورت انصار کی ڈیوٹی لگائی جائے کہ وہ مقررہ وقت پر اپنی کار یا دوسری سواری میں بچوں کو اپنے ساتھ لائیں اور بچوں کی باقاعدہ کلاس لگائی جائے جس میں قرآن مجید بنیادی اسلامی عقائد اور تاریخ وغیرہ کے مسائل ازبر کروائے جائیں۔ کلاس کے بعد بچوں کو اسی طریق پر واپس گھروں پر پہنچایا جائے انشاء اللہ یہ طریق بچوں کی تربیت کے لئے بیحد مفید ثابت ہوگا۔

سات بجے صدر محترم نے دعا کروائی اور اس اجلاس کے اختتام کا اعلان فرمایا۔ اس اجلاس کے انعقاد میں مکرم شیخ عبدالوہاب صاحب زعیم اعلیٰ راولپنڈی اور ان کے ساتھیوں نے دن رات محنت کی۔ ان کی محنت اور خلوص بھری مساعی کا نتیجہ ہے کہ اضلاع راولپنڈی۔ جہلم اور کیمبل پور کی اڑتیس ۳۸ مجالس کے زعماء نے اس اجلاس میں شرکت فرمائی۔ ضلع راولپنڈی کی مجالس کی حاضری کے لئے مکرم چوہدری عبدالحق صاحب ورک ناظم ضلع نے کوشش کی۔ یہ سبھی مخلص دوست شکریہ کے مستحق ہیں۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے نفوس واموال میں برکت دے اور ان سب کو اپنی رضا کی راہوں پر چلائے آمین۔

(سیکرٹری مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نوجوان اپنے آپ کو خدمت دین کیلئے پیش کریں

(مکرم معتمد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

دنیا کی مذہبی اور سیاسی زندگی پر نگاہ ڈالنے سے پتہ چلتا ہے کہ ہر زمانہ میں قومی اور اجتماعی زندگی میں نوجوانوں کی کوششوں کا عظیم دخل رہا ہے۔ ان کی کوششوں نے جو کروٹ لی۔ قوموں کی اجتماعی زندگی کو اس طرف موڑ کر لے گئے۔ سیاسی میدان میں متحد یا متوازن کی کوششوں کی ابتداء نوجوانی کی عمر سے ہوئی۔ مذہبی جنون کا آغاز بھی اسی عمر سے ہوا۔ یہ انتھک محنت کا زمانہ ہے۔ جذبے، جوش اور امنگ کی عمر ہے انسان کو اللہ تعالیٰ نے بیشمار صلاحیتیں عطا فرمائی ہیں۔ ان کا عدم استعمال یا غلط استعمال انسان کو ہلاکت میں ڈالتا اور ان کا برمحل استعمال رضاء الٰہی کے حصول کا ذریعہ بنتا ہے۔

تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ وہ نوجوانوں جنہوں نے اس زمانہ کی قدر کی انقلاب عظیم برپا کرنے کا موجب بنے۔ محمد بن قاسم، طارق بن زیاد، محمود غزنوی جن کے کارناموں سے آج دنیا کا ہر خطہ واقف ہے اور ہر مسلمان جن کا نام لیتے فخر محسوس کرتا ہے۔ نوجوانی کی عمر میں ہی کارہائے نمایاں سرانجام دیئے۔

احمدیت جس کے قیام کا مقصد ہی یہ ہے کہ اسلام پھر اسی طرح تر وتازگی کے ساتھ دنیا پر ظاہر ہو جس طرح وہ قرون اولیٰ میں اپنا جلوہ دکھا چکا ہے۔ اس انقلاب کو دنیا میں پھر سے لانے کے لئے احمدی نوجوانوں کو محمد بن قاسم، طارق بن زیاد اور محمود غزنوی جیسے معرکے سر کرنے ہیں۔ اخلاص، قربانی اور روحانیت کا وہ معیار قائم کرنا ہے، جسے فرشتے بھی دیکھ کر عش عش کر اٹھیں

میٹرک کے امتحانات سے فارغ ہونیوالے نوجوان جنہیں اب اپنے مستقبل کا پروگرام مرتب کرنا ہے۔ انہیں یہ بات ذہن نشین کرنی چاہیئے کہ اسلام واحمدیت کو ان کی قربانی کی اشد ضرورت ہے۔ یہ زندگی چند روزہ ہے۔ خوش نصیب ہے وہ نوجوان جس کی زندگی خدمت خلق اور خدمت دین میں صرف ہو۔ سینکڑوں ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو خدمت دین کے لئے وقف کر رکھا ہے۔ مگر سینکڑوں انتظار کرنے والے بھی آگے آئیں۔ تا ان کے نام بھی خدا تعالیٰ کے رجسٹر میں لکھے جائیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعتی تبلیغی پروگرام دن بدن وسیع سے وسیع تر ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ جن کے لئے لاتعداد مخلص نوجوانوں کی ضرورت ہوگی۔ پس اے اسلام اور احمدیت کے سپاہیو! اٹھو وقت ہے اٹھو اور اس عارضی غفلت کے پردوں کو چاک کرتے ہوئے انشراح صدر، بشاشت قلب اور حسن نیت کے ساتھ دیوانہ وار اپنے آپ کو خدمت دین کیلئے اپنے پیارے امام ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور پیش کردو۔ اور دنیا پر یہ ثابت کردو کہ ہم ایک زندہ جماعت کے زندہ نوجوان ہیں اور حضرت المصلح الموعودؓ کے اس ارشاد کو ہمیشہ سامنے رکھو۔

"خدمت دیں کو اک فضل الٰہی جانو"

درخواست دعا

عرض ہے کہ میری بچی حامدہ ضیاء جناح ہسپتال کراچی میں زیر علاج ہے۔ بچی کے جسم کا خون پسینہ میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچی کو صحت کلی عطا فرمائے۔

سید عبدالکریم پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کراچی۔

وصولی چندہ تحریک جدید ششماہی اوّل کا جائزہ

سیکرٹریان تحریک جدید کا اوّلین فرض

تحریک جدید کے وعدہ جات کا سال خلیفۂ وقت کے اعلان کے بعد یکم نبوت (نومبر) سے شروع ہوتا ہے۔ ۳۰ شہادت (اپریل) کو سال رواں کی پہلی ششماہی اختتام پذیر ہوئی۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ اس تاریخ تک کم از کم پچاس فیصدی وصولی عمل میں آ جاتی لیکن جائزہ لینے پر معلوم ہوا ہے کہ ۶،۲۰،۰۰۰ روپیہ میں سے تاریخ مذکورہ تک ۱،۳۰،۰۰۰ روپیہ وصول ہو کر مرکز میں پہنچا ہے گویا پچاس فی صدی کی بجائے قریباً ۲۰ فی صدی وصولی عمل میں آئی ہے ضلعی یا علاقائی سطح پر جماعتوں کی وصولی فی صد کا گوشوارہ درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام ضلع	وصولی فی صد	نمبر شمار	نام ضلع	وصولی فی صد
۱	جھنگ	۲۷ فیصد	۱۷	آزاد کشمیر	۴۰ فی صد
۲	لائل پور	۴۰ //	۱۸	جہلم	۴۱ //
۳	سرگودھا	۴۴ //	۱۹	گجرات	۴۴ //
۴	میانوالی	۵۳ //	۲۰	مشرقی پاکستان	۳۱ //
۵	لاہور	۵۵ //	۲۱	کراچی	۳۳ //
۶	سیالکوٹ	۳۲ //	۲۲	کوئٹہ	۲۵ //
۷	شیخوپورہ	۳۰ //	۲۳	ملتان	۳۱ //
۸	گوجرانوالہ	۵۴ //	۲۴	ساہیوال	۶۰ //
۹	پشاور	۲۸ //	۲۵	ڈیرہ غازیخان	۳۷ //
۱۰	ہزارہ	۶۷ //	۲۶	مظفر گڑھ	۵۲ //
۱۱	مردان	۳۳ //	۲۷	بہاولپور	۳۸ //
۱۲	کوہاٹ	۳۵ //	۲۸	بہاول نگر	۵۷ //
۱۳	بنوں	۱۶ //	۲۹	رحیم یار خان	۷۰ //
۱۴	ڈیرہ اسماعیل خان	۶ //	۳۰	حیدرآباد ڈویژن	۲۵ //
۱۵	کیمبل پور	۷۰ //	۳۱	خیرپور ڈویژن	۷۷ //
۱۶	راولپنڈی	۳۳ //			

یہ صورت حال مخلصین جماعت کے لئے یقیناً تشویشناک ہو گی کیونکہ انہیں معلوم ہے کہ بیرونی ممالک کے مبلغین کو اکثر اخراجات پیشگی بھجوانے از حد ضروری ہوتے ہیں۔ پس ہر فرد جماعت کو اس امر کا احساس کرانا اور وصولی کو جلد از جلد بجٹ کے مطابق عمل میں لانا سیکرٹریان تحریک جدید کی خاص توجہ اور منظم کوشش کا متقاضی ہے۔ ان کا اوّلین فرض ہے کہ اس سلسلہ میں بھرپور کوشش فرمائیں۔ اور اپنی مساعی اور ان کے نتائج سے جلد از جلد مرکز کو آگاہ فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

ہفتہ امتحانات

قائدین مجالس۔ ناظمین اطفال۔ مربیان اطفال سے گزارش ہے کہ ۲۵ تا ۳۱ ہجرت (مئی) ہفتہ امتحانات منائیں تفصیلی پروگرام بھجوا دیا گیا ہے۔ اس ہفتہ میں ہر مجلس میں روزانہ تعلیمی کلاس جاری کی جائے۔ اور اطفال الاحمدیہ کو مرکزی امتحانات کی تیاری کروانے کا انتظام کیا جائے کلاس میں سو فیصد اطفال کو حاضر ہونا چاہیئے۔ احمدی والدین سے رابطہ قائم کر کے ان سے بھی تعاون حاصل کیا جائے مسجدوں میں اعلان کروائے جائیں ہفتہ گزر جانے کے بعد مجالس اپنی مساعی سے مرکز کو بھی مطلع کریں۔ جو دس مجالس اطفال امتحانات کے سلسلہ میں سب سے زیادہ اعلیٰ کارکردگی کا مظاہرہ کریں گی انہیں خصوصی اسناد خوشنودی دی جائیں گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

احباب مطلع رہیں

میرے والد کریم بخش صاحب رند سابق ملازم مسجد اقصیٰ کو بددیانتی کی وجہ سے ملازمت سے فارغ کر دیا گیا تھا۔ اب اپنے جرم کو چھپانے کے لئے وہ مختلف جماعتوں میں جا کر غلط اور گمراہ کن پروپیگنڈہ کر کے شرانگیزی کر رہے ہیں۔ ان حالات میں میرا ان سے کسی قسم کا رابطہ نہیں۔ احباب مطلع رہیں۔ (فارقلیط احمد ابن کریم بخش رند دار العلوم ربوہ)

ہمارے ملازمین حضرات توجہ فرمائیں۔

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

۱۔ "ہر سال جو سالانہ ترقی ملے اس میں سے پہلی ترقی مساجد ممالک بیرون کی تعمیر کے لئے دیا کریں"

۲۔ "اسی طرح جب کوئی دوست پہلی دفعہ ملازم ہو تو پہلی تنخواہ کا دسواں حصہ مسجد فنڈ میں دیں"

۳۔ "عارضی ملازمین جن کو ترقی نہیں ملتی ایک ماہ کی تنخواہ کا ۱/۲ دیں"

اکثر ملازمین کو ماہ مئی میں تنخواہوں کے بقایاجات ملتے ہیں۔ نیز کئی ملازمین کو سالانہ ترقیاں مل رہی ہیں۔ اس لئے ملازمین حضرات سے درخواست ہے کہ وہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذکورہ بالا ارشادات کے پیش نظر تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان کے فنڈ میں حصہ لے کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

اضلاع لائل پور، جھنگ اور سرگودھا کے زمیندار توجہ فرمائیں

قسم گندم ۱۱۴۳/۷ جسے چناب ۷۰ بھی کہتے ہیں کے متعلق ہوا ہے کہ یہ جنس اوسط پیداوار کے لحاظ سے اکثر علاقوں میں میکسی پاک سے بہتر ثابت ہو رہی ہے۔ لہٰذا مندرجہ بالا اضلاع کے تمام زمیندار احباب اس جنس کو اپنے علاقہ میں تجربہ کے طور پر ضرور کاشت کریں اور جو احباب آئندہ موسم میں یہ قسم بونا چاہیں وہ نظارت ھذا کو اپنی ضرورت سے جلد مطلع فرمائیں تاکہ ان کے لئے یہ بیج مہیا کیا جا سکے۔

(ناظر زراعت صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضرورت ہے

احمد آباد اسٹیٹ (سندھ) کی اراضی کے لئے دو منشیوں کی ضرورت ہے۔ تنخواہ صدر انجمن احمدیہ کے قواعد کے مطابق دی جائے گی۔ اس کے علاوہ دیگر مراعات جو دوسرے کارکنوں کو ملتی ہیں وہ بھی ملیں گی۔ تجربہ کار منشی کو ترجیح دی جائے گی۔ خواہشمند احباب پریذیڈنٹ صاحب جماعت کی معرفت درخواستیں یکم جون ۱۹۷۱ء تک نظارت ھذا میں بھجوا دیں۔ (ناظر زراعت صدر انجمن احمدیہ)

قائدین اضلاع متوجہ ہوں

سال رواں نصف گزر چکا ہے مگر ابھی تک کئی مجالس کی طرف سے بجٹ سال ۷۱-۱۹۷۰ء (۵۰-۱۳۴۹ہش) تشخیص ہو کر مرکز میں موصول نہیں ہوئے قائدین اضلاع سے التماس ہے کہ اس کام میں مزید تاخیر نہ کریں اور جتنی جلد ممکن ہو سکے بقیہ مجالس کے بجٹ تشخیص کروا کے مرکز کو ارسال کر دیں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ہوالشافی

ایک کیپسول سے آرام چار سے شفا

بواسیر کیلئے PILES CURE

دمہ کیلئے ASTHMA CURE

دردوں کیلئے PAINS CURE

آزمائشی کیپسول ۱/- مکمل کورس ۱۶/-

پیش کردہ: ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کلینک گولبازار ربوہ

درخواست دعا

خاکسار کا ایف ایس سی (پری میڈیکل) کا امتحان ۲ رجون سے شروع ہو رہا ہے نیز میری ہمشیرہ بھی ایف اے کا امتحان دے رہی ہے دونوں کی کامیابی کے لئے احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے (شیخ طاہر احمد منیر ابن شیخ نور احمد منیر ربوہ)

دعائے مغفرت

بابو فضل الٰہی صاحب سابق سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ شہر سیالکوٹ تقریباً ۵ ماہ پیشاب کی تکلیف کی وجہ سے بیمار رہنے کے بعد مورخہ ۷ مئی ۱۹۷۱ء بروز جمعۃ المبارک صبح ساڑھے گیارہ بجے وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم کشمیری خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ بچپن میں ہی والدین کا سایہ اٹھ گیا تھا۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے عالم جوانی میں ہی احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ نہایت مخلص اور تبلیغ کا جوش رکھنے والے اور جماعت کے لئے غیرت رکھتے تھے۔

آپ نے اپنے پیچھے تین لڑکیاں اور ایک لڑکا بابو محمد طفیل صاحب سپروائزر گورنمنٹ ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ گلبرگ لاہور پیچھے چھوڑے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کا ہر حال میں حامی و ناصر ہو۔ آمین

(امانت اللہ ہیڈ کلرک ایچی سن کالج لاہور)

اسلام کے معنے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے اپنا تعلق درست رکھا جائے اور خدا کی مخلوق سے محبت کی جائے

ہر سچے مومن کا فرض ہے کہ وہ اپنے سارے وجود کو خدا تعالیٰ کے لئے وقف کر دے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ سورۃ البقرہ کی آیت بَلٰی مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗٓ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"(اس میں) بتایا گیا ہے کہ اسلام کے معنے ہیں اللہ تعالیٰ سے اپنا تعلق درست رکھنا اور خدا تعالیٰ کی مخلوق سے محبت کرنا۔ پس نجات کا مستحق صرف وہی شخص ہے جو ایک طرف تو اپنے آپ کو کلیۃً اللہ تعالیٰ کے آستانہ پر ڈال دے اور جو کچھ مانگنا ہو اُس سے مانگے، اور دوسری طرف اُس کا دامن اتنا وسیع ہو کہ آپ دوسروں سے لینے کے لئے تیار نہ ہو بلکہ ہر ایک کو دینے کے لئے آمادہ رہے۔ اسی مضمون کا ایک شعر میں نے بھی کہا ہے کہ ؎

تُو سب دُنیا کو دے لیکن
خود ترے ہاتھ میں بھیک ہو

یہ محسن کا کمال ہے کہ وہ اپنے لئے خدا تعالیٰ سے مانگتا ہے اور پھر سب دنیا کو دیتا ہے۔ اور درحقیقت انابت الی اللہ، توجہ الی اللہ اور شفقت علی الناس ہی اسلامی تعلیم کا خلاصہ ہے۔ بعض لوگ اعتراض کیا کرتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحبؑ نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے کہ یہ دو باتیں اسلام کا خلاصہ ہیں اس کا ثبوت کیا ہے سو وہ خلاصہ اسی آیت میں درج ہے مَنْ اَسْلَمَ میں انابت الی اللہ آجاتی ہے اور وَهُوَ مُحْسِنٌ میں لوگوں پر شفقت آجاتی ہے اور بَلٰی کہہ کر بتا دیا کہ نجات صرف انہی لوگوں کے ساتھ مخصوص ہے نہ کہ تمہارے ساتھ۔ ایسے لوگوں کے لئے اُن کے ربّ کے پاس اُن کا اجر محفوظ رہے گا۔

اس میں ایک لطیف بات بیان کی گئی ہے اور وہ یہ ہے کہ انہوں نے کہا تھا نجات ہمارے ساتھ مخصوص ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نجات کا گُر تو اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے سپرد کر دینا ہے نہ کہ کوئی خاص مذہب اختیار کرنا۔ پس محض نام نجات نہیں دلا سکتا بلکہ جب بھی خدا تعالیٰ کا کوئی نیا حکم آئے تو اُسے قبول کرنا ہی حقیقی اسلام ہے اور اس کا انکار کرنا نجات کے مخالف۔ باقی رہا یہ کہ ان کے علاوہ کوئی ناجی ہے یا نہیں؟ سو اس کے متعلق یاد رکھنا چاہیئے کہ اسلام قانون کے طور پر صرف انہی لوگوں کو نجات کا مستحق بتاتا ہے جو اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ کے ماتحت آتے ہوں۔ باقی خدا تعالیٰ مالک ہے جسے چاہے بخش دے۔ اگر وہ کسی ہندو کو بخشنا چاہے یا کسی سکھ کو بخشنا چاہے یا کسی عیسائی اور یہودی کو بخشنا چاہے تو اُسے کون روک سکتا ہے۔

بَلٰی مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ میں اس طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے کہ ہر سچے مومن کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنے سارے وجود کو خدا تعالیٰ کے لئے وقف کر دے۔ اور اپنی دنیوی حاجات کو بھی دینی حاجات کے تابع کر دے۔ بظاہر یہ ایک معمولی سی بات معلوم ہوتی ہے لیکن حقیقتاً اسلام اور دیگر ادیان میں یہی فرق ہے۔ اسلام یہ نہیں کہتا کہ تم علم حاصل کرو۔ نہ یہ کہتا ہے کہ تم تجارتیں نہ کرو۔ نہ یہ کہتا ہے کہ صنعت و حرفت نہ کرو۔ نہ یہ کہتا ہے کہ تم اپنی حکومت کی مضبوطی کی کوشش نہ کرو۔ وہ صرف انسان کے نقطۂ نگاہ کو بدلتا ہے۔ دنیا میں تمام کاموں کے دو نقطۂ نگاہ ہوتے ہیں۔ ایک قشر سے مغز حاصل کرنے کا نقطۂ نگاہ ہوتا ہے اور ایک مغز سے قشر حاصل کرنے کا نقطۂ نگاہ ہوتا ہے جو شخص قشر سے مغز حاصل کرنے کی امید رکھتا ہے ضروری نہیں کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائے بلکہ اکثر وہ ناکام رہتا ہے۔ لیکن جو شخص مغز حاصل کرتا ہے اس کو ساتھ ہی قشر بھی مل جاتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپ کے اتباع کی تمام جد وجہد دین کے لئے تھی۔ لیکن یہ نہیں کہ وہ دنیوی نعمتوں سے محروم ہو گئے ہوں۔ جن لوگوں کو دین ملے گا دنیا لونڈی کی طرح اُن کے پیچھے دوڑتی آئے گی لیکن دنیا کے ساتھ دین کا ملنا ضروری نہیں۔ بسا اوقات وہ نہیں ملتا اور بسا اوقات رہا سہا دین بھی ہاتھوں سے جاتا رہتا ہے۔"

(تفسیر سورۃ البقرہ صفحہ ۱۲۵-۱۲۶)

لجنہ اماء اللہ لاہور کا جلسہ

۲۳ر مئی بروز اتوار ۸½ بجے صبح مسجد دارالذکر لاہور میں لجنہ اماء اللہ لاہور کا ایک جلسہ منعقد ہوگا۔ لاہور کی تمام ممبرات سے شمولیت کی درخواست ہے۔

(آفس سیکرٹری)

وعدہ جات میں چوالیس فیصد اضافہ کی ضرورت اور

سات لاکھ نوّے ہزار روپے کا ٹارگٹ

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ مورخہ ۲۳ر ہجرت ۱۳۴۸ ہش (۲۳ر مئی ۱۹۶۹ء) میں فرمایا:۔

"حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے تحریک جدید کی شکل میں اپنی ایک یادگار چھوڑی ہے اور ۔۔۔۔ آپ ایک لمبا عرصہ اسلام کی ضروریات جماعت کے سامنے رکھ کر جماعت کو آہستہ آہستہ تربیت اور قربانی اور ایثار کے میدانوں میں آگے لے جاتے چلے گئے۔ دوسرا نمایاں پہلو پاک و ہند سے باہر جماعتوں کا قیام ہے۔"

مذکورہ بالا خطبہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وعدوں کو سات لاکھ نوّے ہزار روپے تک پہنچایا جائے یہ اُسی وقت عملی جامہ پہن سکتا ہے جب کہ ہر جماعت اپنے وعدہ جات میں تحریک جدید کے سال ۳۶ کی نسبت چوالیس فیصد اضافہ پیش کر دے۔ اس قدر اضافہ بظاہر مشکل نظر آتا ہے لیکن اگر آپ اپنی جماعت کے

۱۔ بچوں اور مستورات سے بھی حسب توفیق وعدے لیں۔
۲۔ مالی حیثیت سے کم وعدہ کرنے والوں سے معقول اضافہ کروائیں۔
۳۔ مخیّر اور صاحب حیثیت دوستوں کو معاونین خاص (ایک ہزار روپیہ یا اس سے زائد قربانی کرنے والے) میں شامل ہونے کی تحریک فرمائیں تو آپ انشاء اللہ العزیز چوالیس فیصد سے بھی زیادہ اضافہ پیش کر سکیں گے اور تحریک جدید کی روز افزوں ضروریات کو پورا کر کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ہوں گے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا جلسہ تقسیم اسناد و انعامات

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا سالانہ جلسہ تقسیم اسناد و انعامات (کانووکیشن) امسال ۲۹ر مئی ۱۹۷۱ء بروز ہفتہ صبح ۹ بجے کالج ہال میں منعقد ہونا قرار پایا ہے۔ ۱۹۷۰ء میں تعلیم الاسلام کالج ربوہ سے بی اے / بی ایس سی پاس کرنے والے امیدوار اپنی ڈگریاں اس موقع پر حاصل کرنے کے لئے مورخہ ۲۸ر مئی بروز جمعہ ۵ بجے شام سے قبل ربوہ پہنچ جائیں تاکہ وہ کانووکیشن کی ریہرسل میں شامل ہو سکیں۔

گاؤن اور ہڈ وغیرہ حسب سابق کرایہ پر دفتر کالج کے توسط سے مل سکیں گے۔ غیر حاضر امیدواروں کی ڈگریاں حسب قواعد محکمہ تعلیم کو واپس بھجوا دی جائیں گی۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

ضرورت مراقبین

دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں دو مراقبین کی فوری ضرورت ہے۔ کم از کم میٹرک پاس اور خدمت سلسلہ کا شوق رکھنے والے نوجوان مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی تصدیق سے اپنی درخواستیں مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے نام ۲۰ر ہجرت (مئی) تک دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں بھجوا دیں۔

معتمد
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

درخواست دُعا۔ میرا بیٹا عزیزم وسیم احمد بعارضہ بخار ڈیڑھ ماہ سے بیمار ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت کاملہ عطا فرمائے۔

(ملک محمد عبداللہ محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ)